

بحث علم غیب

اس میں ایک مقدمہ ہے اور دو باب اور ایک خاتمہ بمنہ و کرمہ

مقدمہ

اس میں چند فصلیں ہیں

پہلی فصل

غیب کی تعریف اور اس کی اقسام کے بیان میں

غیب وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو انسان نہ تو آنکھ، ناک، کان وغیرہ حواس سے محسوس کر سکے اور نہ بلا دلیل بداہتہ عقل میں آ سکے۔ لہٰذا پنجاب والے کے لیے بمبئی غیب نہیں۔ کیونکہ وہ یا تو آنکھ سے دیکھ آیا ہے یا سن کر کہہ رہا ہے کہ بمبئی ایک شہر ہے۔ یہ حواس سے علم ہوا۔ اسی طرح کھانوں کی لذتیں اور اس کی خوشبو وغیرہ غیب نہیں کیونکہ یہ چیزیں اگرچہ آنکھ سے چھپی ہیں مگر دوسرے حواس سے معلوم ہیں۔ جن اور ملائکہ اور جنت دوزخ ہمارے لیے اس وقت غائب ہیں کیونکہ نہ ان کو حواس سے معلوم کر سکتے ہیں اور نہ بلا دلیل عقل سے۔ غیب دو طرح کا ہے: ایک وہ جس پر کوئی دلیل قائم ہو سکے۔ یعنی دلائل سے معلوم ہو سکے۔ دوسرا وہ جس کو دلیل سے بھی معلوم نہ کر سکیں پہلے غیب کی مثال جیسے جنت دوزخ اور خدائے پاک کی ذات و صفات کہ عالم کی چیزیں اور قرآن کی آیات دیکھ کر ان کا پتا چلتا ہے۔ دوسرے غیب کی مثال جیسے قیامت کا علم کہ کب ہوگی۔ انسان کب مرے گا اور عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی، بد بخت ہے یا نیک بخت کہ ان کو دلائل سے بھی معلوم نہیں کر سکتے۔ اسی دوسرے غیب کو مفتح الغیب کہا جاتا ہے اور اس کو پروردگار عالم نے فرمایا:

فلا یظہم علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول ۝ (جن: ۲۶: ۲۷)

تفسیر بیضاوی میں یومنون بالغیب کے ماتحت ہے:

والمراد به الخفی الذی لا یدر کہ الحس ولا تقتضیہ بداهۃ العقل ۝

ترجمہ: غیب سے مراد وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو حواس نہ پاسکیں اور نہ بداہتہ اس کو عقل چاہے۔

تفسیر کبیرہ سورہ بقرہ کے شروع میں اسی آیت کے ماتحت ہے:

قول جمهور المفسرین ان الغیب ہوا الذی یکون غائبا عن الحاسۃ ثم هذا الغیب